سورة الانعام

آیات ۱۵۱ - ۱۵۷

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ج وَ
لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ج وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ج وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ
بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ
اَشُدَّهٗ ج وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ج لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ج وَ اِذَا قُلْتُمْ
فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ج وَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾ لا
وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ج وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ط
ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَ
تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾ ع وَ هٰذَا كِتٰبٌ
اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾ لا اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى
طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ص وَ اِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ لا

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا - آپ کہیئے ! آؤ میں پڑھ کے سناتا ہوں وہ جو

تَلَا يَتْلُو ، تِلَاوَةً پڑھنا، پیچھے پیچھے چلنا

(ع ل و) تَعَالٰى يَتَعَالٰى ، تَعَالِيًا ـ آنا (بلندی کی طرف) - [مطلقاً آنا] (IV)

حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ - حرام کیا تمہارے رب نے تم پر

اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا - کہ نہ شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو

اَلَّا = اَنْ + لَا (کہ نہیں)

وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا - اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ - اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو

مِّنْ اِمْلَاقٍ ـ مفلس ہونے (کے خوف) سے

أَمْلَقَ يُمْلِقُ ، إِمْلَاقًا ـ مفلس ہونا (IV)

نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ - ہم رزق دیتے ہیں تم کو

وَاِيَّاهُمْ - اور ان کو بھی

لفظ ”اِیّا“ کے اپنے الگ کوئی لغوی معنی نہیں، یہ ایک طرح سے اسم مبہم ہے- کسی ترکیب میں یہ حصر (محدودیت) کا مفہوم دیتا ہے

وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِكُمۡ وَصّٰكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾

قَرِبَ يَقرَبُ ، قُرْبًا و قُرْبانًا
قریب جانا

وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ - اور نہ قریب جاؤ بے حیائیوں کے

فَوَاحِش - فُحْش کی جمع (بدکاری، بیہودگی، بے شرمی کی باتیں)

قرآن میں اس کا اطلاق زنا، عمل قوم لوط، برہنگی، جھوٹی تہمت اور باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنے پر، احادیث میں چوری، شراب نوشی اور بھیک مانگنے پر بھی

لَا تَقْرَبُوا کا لفظ ان برائیوں سے روکنے کے لیے قرآن میں استعمال ہوا ہے جن کا پر چھاواں بھی انسان کے لیے مہلک ہے، جو خود ہی نہیں بلکہ جن کے داعیات و محرکات بھی نہایت خطرناک ہیں جو بہت دور سے انسانوں پر اپنی کمند پھینکتی ہیں اور پھر اس طرح اس کو گرفتار کر لیتی ہیں

← وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ
← وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ اور بے حیائی کے قریب نہ جاؤ
← وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اور زنا کے قریب نہ جاؤ
← تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا یہ اللہ کی حدود ہیں ان کے قریب نہ جاؤ
← وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ اور ان (بیویوں) کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں

وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِكُمۡ وَصّٰكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾

ظاہِر اور باطِن ایک دوسرے کے متضاد

مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ - جو ظاہر ہو اس سے اور جو پوشیدہ ہو

وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ - اور نہ قتل کرو کسی جان کو

الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ - جس کو حرام کیا اللہ نے

اِلَّا بِالۡحَقِّ - مگر حق کے ساتھ

وَصَّى يُوَصِّي ، تَوْصِيَةً (II)
تاکید کرنا

ذٰلِكُمۡ وَصّٰكُمۡ بِهٖ - یہ ہے اس نے تاکید کی تم کو جس کی

لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ - شائد تم عقل استعمال کرو

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ
مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥١﴾

اے محمدؐ! ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد
کی ہیں: یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور والدین کے ساتھ نیک سلوک
کرو، اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ا
ن کو بھی دیں گے اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا
چھپی اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھیرایا ہے ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ یہ
باتیں ہیں جن کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے، شاید کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو

Say to them (O Muhammad!): 'Come, let me recite what your Lord has laid down to you: (i) that you associate nothing with Him;(ii) and do good to your parents; (iii) and do not slay your children out of fear of poverty. We provide you and will likewise provide them with sustenance; (iv) and do not even draw to things shameful - be they open or secret; (v) and do not slay the soul sanctified by Allah except in just cause; this He has enjoined upon you so that you may understand

قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـًٔـا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا‌ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ‌ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكُمۡ وَاِيَّاهُمۡ‌ ۚ

دس منصوص محرمات

- یہاں لوگوں کو بتایا جارہا ہے کہ تمہارے رب کے عائد کی ہوئی پابندیاں وہ نہیں ہیں جن میں تم گرفتار ہو، بلکہ اصل پابندیاں یہ ہیں جو اللہ نے انسانی زندگی کو منضبط کرنے کے لیے عائد کی ہیں اور یہ تمام الٰہی شریعتوں میں اصل الاصول کی حیثیت سے موجود رہی ہیں (یہ ملت ابرہیمی کے محرمات ہیں)

اہمیت

- حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیات محکمات ہیں اوران میں آسمانی ہدایت کے وہ اصل بیان کیے گئے ہیں جو تمام شریعتوں میں مشترک ہیں۔ تمام انبیاء نے ان احکام پر عمل پیرا ہونے کا اپنی امتوں کو حکم دیا
- حضرت کعب احبارؓ جو ایک یہودی عالم تھے اور حضرت عمر فاروق ؓ کے زمانے میں مسلمان ہوئے وہ کہا کرتے تھے یہی وہ دس احکام ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پتھر کی تختیوں پر لکھ کر دیئے گئے تھے۔
- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا گیا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کا ایسا وصیت نامہ دیکھنا چاہے جس پر آپ کی مہر لگی ہوئی ہو تو وہ ان آیات کو پڑھ لے۔ ان میں وہ وصیت موجود ہے جو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے حکم سے اس امت کو کی (تفسیر ابن کثیر)
- حاکم نے بروایت حضرت عبادہ بن صامتؓ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو خطاب کر کے بتایا۔ کون ہے جو مجھ سے تین آیتوں پر بیعت کرے۔ پھر یہی تین آیتیں تلاوت فرما کر ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس بیعت کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہو گیا

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ

- یہ دس احکام (اوامر و نہی) جو بیان ہوئے ہیں یہاں تین آیات میں ان کا تذکرہ اجمالی طور پر ہے، تفصیل کے ساتھ یہ مضمون سورۃ بنی اسرائیل (تیسرے اور چوتھے رکوع) میں آیا ہے

- دس احکامات محرمات:

1- اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت و اطاعت میں کسی کو شریک ٹھہرانا، 2- والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرنا، 3- فقر و افلاس کے خوف سے اولاد کو قتل کر دینا، 4- بے حیائی کے کام کرنا، 5- کسی کو ناحق قتل کرنا، 6- یتیم کا مال ناجائز طور پر کھا جانا، 7- ناپ تول میں کمی کرنا، 8- شہادت یا فیصلہ میں بے انصافی کرنا 9- اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا نہ کرنا، 10- اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے اختیار کرنا

- 1- شرک کی ممانعت- محرمات و ممنوعات کی فہرست میں سب سے پہلی چیز جس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ یعنی نہ خدا کی ذات میں کسی کو اس کا شریک ٹھہراؤ، نہ اس کی صفات میں، نہ اس کے اختیارات میں اور نہ اس کے حقوق میں۔ توحید چونکہ پورے دین کی بنیاد اور تمام احکام کی اساس ہے اس لیے یہاں سب سے پہلے شرک جو توحید کی ضد ہے اس کی ممانعت اور حرمت کو بیان فرمایا گیا ہے

- 2-ماں باپ کی نافرمانی-دوسری بات جس کو ممنوع قرار دیا گیا ہے (مثبت اسلوب میں ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم ـــ جس سے ان کے ساتھ بد سلوکی اور نافرمانی خود بخود حرام ہو جاتی ہے)

قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـًٔـا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا‌ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ‌ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكُمۡ وَاِيَّاهُمۡ‌ ۚ

صدیوں سے قائم یہ خاندانی نظام عقیدۂ توحید کی اساس پہ قائم ہے (اللہ کی حاکمیت اور ربوبیت کی صورت میں) اللہ لوگوں پر والدین اور اولاد سے بھی زیادہ رحیم و کریم ہے اس لیے اللہ نے اولاد کو والدین کے بارے میں حسن سلوک کی وصیت فرمائی لہٰذا تم والدین کے بارے میں ان کی کبر سنی میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرو

- 3- تنگ دستی کے خوف سے اولاد کو قتل- تیسری چیز جس کو اللہ نے اس آیت میں حرام ٹھہرایا ہے۔ (قتل اولاد کی دوسری دو وجوہات، مشرکانہ توہمات اور غیرت کا ظالمانہ حد تک غلو کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) اس ظلم کا اصل باعث انسان کی یہ جہالت کہ وہ خود رازق ہے اس معاملے میں جو غلط فہمی عرب جاہلیت کے سنگدلوں کو لاحق ہوئی تھی اسی غلط فہمی کا شکار اس زمانے کی متمدن قومیں اور افراد بھی)

- 4- فواحش کے قریب مت جاؤ- خواہ وہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ- فواحش معاشرے میں متعدد معاشرتی، جسمانی ، معاشی اور نفسیاتی آزار کو جنم دیتی ہیں، ان کو پھیلانے، انہیں افشا کرنے، ان کی طرف لوگوں کو بلانا اور ان میں ملوث ہونا اتنا بڑا جرم قرار پایا کہ اس ہی جہنم کی وعید سنائی گئی (سورۃالنور آیت ۲۰)

خاندانی نظام کی مضبوطی کے حکم کے بعد خاندان اور معاشرے کو پاک و صاف رکھنے اور اس کی اخلاقی تطہیر کا حکم- ظاہری یا پوشیدہ ہر قسم کی بے حیائی اور فحاشی سے دوری کا حکم ،اس لیے کہ جس معاشرے میں فحاشی عام ہو جائے وہ معاشرہ اور اس کا خاندانی نظام انتہائی کمزور اور باالآخر تباہ ہو جاتا ہے

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

o 5- قتل ناحق - اس آیت میں پانچویں حرام چیز ہے۔ اسلام نے انسانی جان کی حرمت کو بے حد اہمیت دی ہے آپ ﷺ نے خطبۂ حج میں صاف صاف فرمایا کہ مسلمانوں ! تم پر کسی انسان کی جان اس کی آبرو اور اس کا مال اسی طرح محترم ہے جس طرح آج کا دن اور حرم محترم ہے

قرآن کریم میں فرمایا گیا کہ جو آدمی کسی مومن کو جان بوجھ کے قتل کرے گا وہ بدلے میں ہمیشہ جہنم میں رہے گا، اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی اور قیامت کے دن اللہ نے اس کے لیے عذاب عظیم

قرآن کریم میں ان تین منکرات یعنی شرک زنا اور قتل نفس کا ذکر بارہا ایک ساتھ کیا گیا ہے اس لیے کہ یہ تمام جرائم دراصل قتل کے جرائم ہیں۔ پہلا جرام شرک دراصل فطرت کا قتل ہے۔ دوسرا جرم معاشرے کا قتل ہے، اور تیسرا جرم نفس انسانی کا قتل ہے۔

اس قتل نفس میں حق کے ساتھ قتل کا استثناء دیا گیا ہے، حق کے ساتھ قتل کی کیا صورتیں ہیں؟

o حق کے ساتھ قتل نفس کی تین صورتیں قرآن میں بیان کی گئی ہیں، اور دو صورتیں اس پر زائد، نبی ﷺ نے بیان فرمائی ہیں۔ قرآن کی بیان کردہ صورتیں یہ ہیں، (۱) انسان کسی دوسرے انسان کے قتل عمد کا مجرم ہو اور اس پر قصاص کا حق قائم ہوگیا ہو۔ (۲) دین حق کے قیام کی راہ میں مزاحم ہو اور اس سے جنگ کیے بغیر چارہ نہ رہا ہو۔ (۳) دار الاسلام کے حدود میں بدامنی پھیلائے یا اسلامی نظام حکومت کو الٹنے کی سعی کرے

حدیث مبارکہ میں دو صورتیں (۴) شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے۔ (۵) ارتداد اور خروج کا مرتکب

وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ ‌ۚ وَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَالۡمِيۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ‌ ۚ

وَلَا تَقۡرَبُوۡا -اور نہ قریب جاؤ

مَالَ الۡيَتِيۡمِ - یتیم کے مال کے

يَتِيْم - اکیلا، تنہا، جس سیپ میں ایک ہی موتی ہو اسے دُر یتیم کہتے ہیں۔(انسانوں میں جس بچے کا والد فوت ہو گیا ہو)

اِلَّا بِالَّتِىۡ -مگر اس (طریقہ) سے کہ

هِىَ اَحۡسَنُ - وہ بہترین ہو

حَتّٰى يَبۡلُغَ - یہاں تک کہ وہ پہنچے

بلَغَ يَبلُغ ، بُلوغًا - پہنچنا

ایک حد کو

اَشُدَّهٗ - اپنی پختگی کو

اَشُدّ - سخت، قوی، پختگی، عقل و تمیز کا مکمل ہونا

وَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ - اور پورا کرو پیمانے کو

أوْفَى يُوْفِي ، إيْفَاءً - پورا کرنا (VI)

كَيْلَ - غلہ ناپنا

كَيْل - ناپ

وَالۡمِيۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ - اور ترازو کو انصاف سے

مِيْزَان - تول کرنا

مِيْزَان - تول

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا ۔ ہم تکلیف نہیں دیتے کسی جان کو

كَلَّفَ يُكَلِّفُ ، تَكْلِيفًا ۔ تکلیف دینا (II)

اِلَّا وُسْعَهَا ۔ مگر اس کی وسعت (کے مطابق)

وُسْع ۔ وسعت، گنجائش

وَاِذَا قُلْتُمْ ۔ اور جب بھی تم لوگ کہو (کوئی بات)

فَاعْدِلُوْا ۔ تو عدل کرو

وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۔ اور اگرچہ وہ ہو قرابت والا (رشتہ دار)

قُرْبٰى ۔ قرابتدار، رشتہ دار

وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۔ اور اللہ کے عہد کو تم پورا کرو

ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ ۔ یہ ہے اس نے تاکید کی تم کو جس کی

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔ شائد تم لوگ نصیحت حاصل کرو/یاد رکھو

تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ ، تَذَكُّرًا (V)
یاد کرنا، نصیحت لینا

وَ لَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ‌ ۚ وَ اَوۡفُوا الۡـكَيۡلَ وَ الۡمِيۡزَانَ
بِالۡقِسۡطِ‌ ۚ لَا نُـكَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا‌ ۚ وَاِذَا قُلۡتُمۡ فَاعۡدِلُوۡا وَلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى‌ ۚ وَبِعَهۡدِ اللّٰهِ اَوۡفُوۡا‌ ؕ
ذٰ لِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ۙ ﴿۱۵۲﴾

اور یہ کہ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو، ہم ہر شخص پر ذمہ داری کا اتنا ہی بار رکھتے ہیں جتنا اس کے امکان میں ہے، اور جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو، اور اللہ کے عہد کو پورا کرو ان باتوں کی ہدایت اللہ نے تمھیں کی ہے شاید کہ تم نصیحت قبول کرو

(vi) and do not even draw near to the property of the orphan in his minority except in the best manner; (vii) and give full measures and weight with justice; We do not burden anyone beyond his capacity; (viii) When you speak, be just, even though it concern a near of kin; (ix) and fulfil the covenant of Allah. That is what He has enjoined upon you so that you may take heed.

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

احکام عشرہ کے مزید چار احکام

- 6- یتیم کا مال کھانا - چھٹی حرام چیز، یتیم کے مال کو کھانا اور تباہ کرنا تو در کنار اس کے مال کے پاس بھی نہ جانے کا حکم۔ معاشرے کے سب سے کمزور طبقے کی ذمہ داری اسلامی سوسائٹی پر ڈال دی گئی

یتیم کا مال دوزخ کی آگ ہے اس وجہ سے کسی بری نیت سے کسی کو اس کے پاس بھی نہیں پھٹکنا چاہیے یتیم کے متولی اور گارڈین کو یتیم کے مال میں صرف اتنا تصرف کرنا ہے جو اس کے لیے احسن ہو یعنی تصرف مال کو سنبھالنے اور حتی الامکان ترقی دینے کے لیے، تاآنکہ یتیم بالغ ہو جائے۔ جب بالغ ہو جائے پوری احتیاط کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں اس کا مال اس کے حوالہ کرے۔

- 7- ناپ تول میں کمی بیشی۔ ساتویں حرام چیز (اگرچہ یہ امر کے صیغے میں (مثبت طور پر) لیکن اس امر کی خلاف ورزی حرام ٹھہری۔

یہ حکم تجارتی معاملات کے بارے میں ہے کہ ان معاملات میں حتی المقدور کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔ ان احکام کو اسلامی عقائد و نظریات سے وابستہ کیا گیا ہے حالانکہ یہ محض تجارتی معاملات ہیں۔ یہ اس لیے کہ اسلامی نظام میں تمام معاملات دین و ایمان سے وابستہ ہیں اور ان کے بارے میں جو احکام ہیں وہ منجانب اللہ ہیں اور یہ مسائل و احکام اللہ تعالیٰ کے اقتدارِ اعلیٰ کے مسئلے سے وابستہ ہو جاتے ہیں (شعیب اور ان کی قوم کی مثال...)

جدید جاہلیت کا بھی یہی داعیہ کہ قانون اور معاملات کو عقائد و عبادات سے بالکل الگ کر دو

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

احکام عشرہ کے مزید چار احکام

- 8- شہادت یا فیصلہ میں بے انصافی کرنا، آٹھویں حرام چیز

اس حکم کا تعلق بھی انسان کی پوری زندگی سے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کے تمام معاملات میں پاکیزگی اور اس کے سیرت و کردار کی تعمیل میں اکل حلال کے ساتھ ساتھ جو چیز سب سے زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے وہ یہی چیز ہے کہ آدمی اپنے قول میں سچا اور اپنے رویے میں کھرا ہو، عدل اور حق کی کسوٹی پر پورا، کردار میں امانت و صداقت، حکمت و مروت، بات چیت کھری اور غیر جانبداری چاہے قرابت داری ہی کا معاملہ کیوں نہ ہو

- 9- اللہ کے عہد کو توڑنا، نویں حرام چیز - " اللہ کے عہد " سے مراد وہ عہد بھی ہے جو انسان اپنے خدا سے کرے، اور وہ بھی جو خدا کا نام لے کر بندوں سے کرے، اور وہ بھی جو انسان اور خدا، اور انسان اور انسان کے درمیان اسی وقت آپ سے آپ بندھ جاتا ہے جس وقت ایک شخص خدا کی زمین میں ایک انسانی سوسائیٹی کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ (جب ایک آدمی کلمہ طیب یا کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوتا ہے تو وہ اصلاً اللہ سے یہ عہد کرتا ہے کہ یا اللہ میں تجھے ہی الٰہ یعنی معبود برحق اور حاکم حقیقی جانتا ہوں میں نہ کسی کے سامنے عبادت کے لیے سر جھکاؤں گا اور نہ میں کسی کی غیر مشروط اطاعت کروں گا صرف تیرے ہی سامنے میرا سر جھکے گا اور تیرے ہی قانون کو میں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نافذ کروں گا...)

- " ان باتوں کی ہدایت اللہ نے تمھیں کی ہے شاید کہ تم نصیحت قبول کرو"، ذکر کا مفہوم غفلت کے بالمقابل، اللہ کے عہد کے بارے میں اللہ کی وصیتوں کو یاد رکھنا اور کسی حالت میں نہ بھولنا

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا فَاتَّبِعُوۡہُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمۡ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ؕ ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۵۳﴾

وَ اَنَّ هٰذَا - اور یہ کہ

صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا - میرا راستہ ہے سیدھا

فَاتَّبِعُوۡہُ - پس تم لوگ پیروی کرو اس کی

وَلَا تَتَّبِعُوا - اور نہ تم پیروی کرو

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ - (دوسرے) راستوں کی ورنہ وہ جدا ہو جائیں گے

سُبُل - سَبِیۡل کی جمع (راستے)

تَفَرَّقَ یَتَفَرَّقُ ، تَفَرُّقًا الگ کرنا، جدا ہونا (۷)

بِکُمۡ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ - تمہارے ساتھ اس کے راستے سے

ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِہٖ - یہ ہے اس نے تاکید کی تم کو جس کی

لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ - شائد تم لوگ پرہیزگار بنو

ثُمَّ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِىۡۤ اَحۡسَنَ وَ تَفۡصِيۡلًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّ رَحۡمَةً لَّعَلَّهُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّهِمۡ يُؤۡمِنُوۡنَ ؏ ۱۵۴

ثُمَّ اٰتَيۡنَا - پھر ہم نے دی

مُوۡسَى الۡكِتٰبَ - موسیٰ کو کتاب

تَمَامًا عَلَى الَّذِىۡۤ - (نعمت) مکمل ہوتے ہوئے اس شخص پر جس نے

تَمَّ يَتِمُّ ، تَمَامًا - پورا کرنا، مکمل ہونا

أحْسَنَ يُحسِنُ ، إحْسَانًا - احسان/نیکی کرنا

فَصَّلَ يُفَصِّلُ ، تَفْصِيْلاً - تفصیل سے بیان کرنا

اَحۡسَنَ وَ تَفۡصِيۡلًا - نیکی کی اور تفصیل بیان کی

لِّكُلِّ شَىۡءٍ - ہر چیز کے لیے

وَّهُدًى وَّ رَحۡمَةً - اور ہدایت ہوتے ہوئے اور رحمت ہوتے ہوئے

لَّعَلَّهُمۡ - شاید کہ وہ

بِلِقَآءِ رَبِّهِمۡ يُؤۡمِنُوۡنَ - اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لائیں

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْۤ اَحْسَنَ وَ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ
رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ ع

نیز اس کی ہدایت یہ ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے لہٰذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اس کے راستے سے ہٹا کر تمہیں پراگندہ کر دیں گے یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمہیں کی ہے، شاید کہ تم کج روی سے بچو، پھر ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا کی تھی جو بھلائی کی روش اختیار کرنے والے انسان پر نعمت کی تکمیل اور ہر ضروری چیز کی تفصیل اور سراسر ہدایت اور رحمت تھی (اور اس لیے بنی اسرائیل کو دی گئی تھی کہ) شاید لوگ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لائیں

(x) This is My way -that which is straight: follow it, then, and do not follow other paths lest they scatter you from His path. This is what He has enjoined upon you, so that you may beware.‘ Then We gave to Moses the Book, completing the benediction of Allah upon the one who acts righteously, spelling out everything clearly, a guidance and a mercy; so that they may believe in their meeting with their Lord.

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا فَاتَّبِعُوۡہُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمۡ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ؕ ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۵۳﴾

احکام عشرہ میں سے دسواں حکم - (اللہ کی راہ کو چھوڑ کر دوسری راہیں اپنانا)

- اس سورۃ کی آیت ۱۱۴ میں ارشاد الٰہی أَفَغَيْرَ ٱللَّهِ أَبْتَغِى حَكَمًا وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ إِلَيْكُمُ ٱلْكِتَٰبَ مُفَصَّلًا ۚ "کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو حکم تلاش کرو، حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف کتاب مفصل طور پر نازل کردی ہے" ۔ جو بات اس آیتِ مبارکہ سے شروع ہوئی وہ اب یہاں ختم ہورہی ہیں

- ان قوسین کے درمیان مسئلہ حاکمیت الٰہیہ، مسئلہ قانون سازی، پھلوں اور مویشیوں کی حلت و حرمت، ذبیحہ اور نذروں کے مسائل اور دوسرے اساسی اور اصولی مسائل بیان ہوئے، مقصد یہ بتانا تھا کہ یہ ہے وہ وسیع دائرہ جس کے اندر یہ سب چیزیں آتی ہیں اور ان سب کا تعلق ان عقائد اور نظریات کے ساتھ ہے جو اس سورۃ کا اساسی مضمون ہے جس کا اہم نکتہ یہ ہے کہ اللہ حاکم و معبود ہے اور اس معاملے میں اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں

- یہ واحد راستہ ہی اللہ کا راستہ ہے اور اس راہ سے ہم اللہ تعالیٰ پہنچ سکتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ لوگ اللہ وحدہ کو رب تسلیم کریں، اسی کی عبادت کریں، اسی کی اطاعت کریں، اسی کو اپنا حاکم و قانون ساز تسلیم کریں اور پوری زندگی اسی کے رنگ میں رنگ دیں، یہ وہ راہ ہے جو اللہ کی راہ ہے، اور صرف اسی راہ پر چل کر ہم اللہ تک پہنچ سکتے ہیں

- اس راستے کے علاوہ جتنے بھی راستے ہیں وہ اللہ کی راہ سے جدا ہو جاتے ہیں (ذرا غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت کی اس شاہراہ کو چھوڑ کر ہزاروں پگڈنڈیاں ہیں جنہیں ہم نے اپنا رکھا ہے (پیدائش سے لیکر موت تک)، یہ سب شیطان کے راستے ہیں جو اس نے بنی نوانسان کو گمراہ کرنے کے لیے خوشنما بنا رکھے ہیں)

ثُمَّ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِىۡۤ اَحۡسَنَ وَتَفۡصِيۡلًا لِّـكُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لَّعَلَّهُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّهِمۡ يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾

ملت موسیٰ اور ملت ابراہیمی میں اشتراک -

- جس طرح اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ دس احکام دیئے تھے جو ان کی شریعت کی اساس تھے اس طرح اللہ نے یہ احکام حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی دیئے جو ان کی شریعت کی اساس بنے (آج کی توارۃ میں یہ دس احکامات (Ten commandments) کی صورت میں موجود ہیں
- پھر قرآن میں بھی اسی اساس پر یہ دس احکامات عطا کیے گئے اس ملت میں دین کو اس کی اصل اساس یعنی ملت ابراہیمی پر لوٹا کر کامل اور ان قیدوں اور پابندیوں سے آزاد کر دیا گیا جو یہود پر ان کی سرکشی کے سبب سے عاید ہوئی تھیں۔
- رب کی ملاقات پر ایمان لانے سے مراد اپنے آپ کو اللہ کے سامنے جواب دہ سمجھنا اور ذمہ دارانہ زندگی بسر کرنا ہے
- اس کتاب کی صفات میں سے ایک صفت یہ کہ وہ ہدایت بن کے آئی تھی یعنی وہ کتاب صرف اس لیے نازل نہیں کی گئی تھی کہ لوگ اسے پڑھ کر صرف ثواب حاصل کریں یا اپنے مرحومین کو ایصال ثواب کریں اور یا بیماروں کے لیے اسے پڑھ پڑھ کے پھونکیں یا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں تاکہ بیماروں کو شفا نصیب ہو (یہ الکتاب کے ضمنی فائدے ہیں لیکن وہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے رہنما اور قانون بن کے آئی)
- وہ کتاب انسان کی انفرادی زندگی میں آداب زندگی کا درس، عدالتوں میں زندگی کے فیصلے اور حاکمیت کے اداروں سے قانون بن کے بولتی ہے یہ اس کتاب کی اصل حیثیت ہے

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوۡهُ وَ اتَّقُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنۡ تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اُنۡزِلَ الۡكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيۡنِ مِنۡ قَبۡلِنَا ۪ وَ اِنۡ كُنَّا عَنۡ دِرَاسَتِهِمۡ لَغٰفِلِيۡنَ ﴿۱۵۶﴾

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ - اور یہ ایک کتاب ہے ہم نے اس کو اتارا

مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوۡهُ - برکت دی ہوئی، پس پیروی کرو اس کی

وَ اتَّقُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ - اور تقویٰ کرو شائد تم پر رحم کیا جائے

اَنۡ تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اُنۡزِلَ - یا تم کہو کہ یہ اتاری گئ

الۡكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيۡنِ - کتاب دو گرہوں (یہود و نصاری) پر

مِنۡ قَبۡلِنَا - ہم سے پہلے

وَ اِنۡ كُنَّا عَنۡ دِرَاسَتِهِمۡ - اور ہم تھے اس کے پڑھنے سے

لَغٰفِلِيۡنَ - بالکل بے خبر

مُبٰرَكٌ - خیر و برکت والی

طَائِفة - گروہ

طَائِفَتَيْن دو گروہ

دَرَسَ يَدرُس ، دِرَاسَةً و دَرْساً
پڑھنا، مطالعہ کرنا

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ
الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَ اِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾

اور اسی طرح یہ کتاب ہم نے نازل کی ہے، ایک برکت والی کتاب پس تم اِس
کی پیروی کرو اور تقویٰ کی روش اختیار کرو، بعید نہیں کہ تم پر رحم کیا جائے
اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کتاب تو ہم سے پہلے کے دو گروہوں کو دی گئ تھی،
اور ہم کو کچھ خبر نہ تھی کہ وہ کیا پڑھتے پڑھاتے تھے

And likewise We revealed this (Book) - a blessed one. Follow it, then, and become God-fearing; you may be shown mercy.

(You may no longer) say now that the Book was revealed only to two groups of people before Us and that we had indeed been unaware of what they read.

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾

قرآنِ مجید ایک مبارک کتاب

- ملت ابراہیمی کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے حضرت موسیٰؑ پر نازل ہونے والی کتاب کا ذکر کے بعد اب آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کا ذکر تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ حضرت ابراہیمؑ کو یا ملت ابراہیمی کے جو بنیادی احکام دیئے گئے تھے وہی حضرت موسیٰؑ کی شریعت کی بنیاد تھے اور انہی بنیادوں پر اسلامی شریعت کو اٹھایا گیا ہے اور وہی احکام عشرہ ابراہیمی صحیفوں کی طرح توراۃ میں بھی نازل ہوئے اور اب قرآن کریم میں بھی نازل کیے گئے ہیں، لہٰذا اگر تم نے ملتِ ابراہیمی پر عمل کرنا ہے اور تم اس میں مخلص ہو تو پھر تمہیں اس ہدایت کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو تکمیلی اور آخری شکل میں قرآن پاک کی صورت میں نازل ہوئی ، اب اس کتاب کے اتباع کے بغیر ہدایت اور فلاح کی کوئی اور راہ نہیں
- یہ کتاب سراپا خیر و برکت اور ہدایت ہے، تاکہ تم روز قیامت یہ نہ کہہ سکو کہ اللہ کی طرف سے کتابیں تو یہودیوں اور عیسائیوں پر نازل ہوئی تھیں اور ہمیں کوئی کتاب دی ہی نہیں گئ
- قرآن سے آگاہ ہونے کے باجود، اس کی طرف رجوع نہ کرنے والوں کے پاس بارگاہ الٰہی میں کوئی عذر نہ ہوگا
- یہاں عیسیٰؑ پر نازل ہونے والی کتاب انجیل کا ذکر نہیں کیا گیا ، یہ اس لیے کہ انجیل میں شریعت نہیں بلکہ حکمت شریعت کو بیان کیا گیا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اپنی امت کو توراۃ میں نازل کردہ شریعت پر ہی عمل کرنے کا حکم دیا

اَوۡ تَقُوۡلُوۡا لَوۡ اَنَّاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا الۡـكِتٰبُ لَـكُنَّاۤ اَهۡدٰى مِنۡهُمۡ‌ ۚ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَيِّنَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ ‌ ۚ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَذَّبَ

اَوۡ تَقُوۡلُوۡا لَوۡ اَنَّاۤ - یا تم کہو اگر بلا شبہ ہم

اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا الۡـكِتٰبُ - اتاری گئی ہوتی ہم پر کتاب

لَـكُنَّاۤ اَهۡدٰى مِنۡهُمۡ - تو ہم ضرور ہوتے ہیں زیادہ ہدایت پر اُن سے

فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَيِّنَةٌ - تو آچکی ہے تمہارے پاس ایک واضح (دلیل)

بَیِّنَة - کھلی دلیل

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ - تمہارے رب کی طرف سے

وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ - اور ہدایت اور رحمت

فَمَنۡ اَظۡلَمُ - تو کون زیادہ ظالم ہے

مِمَّنۡ كَذَّبَ - اس سے جس نے جھٹلایا

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - اللہ کی آیات کو

وَصَدَفَ عَنْهَا - اور سخت اعراض کرتے ہیں اس سے

صَدَفَ یَصْدِفُ، صَدْفًا۔ سخت اعراض کرنا، کسی کام سے پھیرنا

صَدَف ۔ سیپ، پہاڑ کا کنارا، اونٹ کی ٹانگوں کا ٹیڑھا پن

اونٹ کی ٹانگوں کا ٹیڑھے پن سے اس میں منہ موڑنے اور اعراض کے معنی

سَنَجْزِی الَّذِیْنَ - عنقریب ہم بدلہ دیں گے ان لوگوں کو جو

یَصْدِفُوْنَ - سخت اعراض کرتے ہیں

عَنْ اٰیٰتِنَا - ہماری نشانیوں سے

سُوْٓءَ الْعَذَابِ - برا عذاب ہے

بِمَا كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ - بسبب اس کے جو وہ سخت اعراض کرتے ہیں تھے

أَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ
رَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ
الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾

اور اب تم یہ بہانہ بھی نہیں کر سکتے کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی گئ ہوتی تو ہم ان
سے زیادہ راست رو ثابت ہوتے تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک
دلیل روشن اور ہدایت اور رحمت آ گئی ہے، اب اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو
اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے جو لوگ ہماری آیات سے منہ
موڑتے ہیں انہیں اس رو گردانی کی پاداش میں ہم بدترین سزا دے کر رہیں گے

Nor may you claim that: 'Had the Book been revealed to us, we would have been better guided than they.' Surely clear evidence has come to you from your Lord, which is both a guidance and a mercy. Who, then, is more unjust than he who gave the lie to the signs of Allah and turned away from them? And We shall soon requite those who turn away from Our signs with a severe chastisement for having turned away.

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ

قرآن کا نزول، مشرکین مکہ اور دوسرے تمام انسانوں پر خدا کی طرف سے اتمام حجت

- لوگوں کے تمام عذرات ختم کر دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک قاطع حجت اور ہدایت و رحمت اتار دی ہے، اب تم لوگ کسی قسم کا کوئی عذر پیش نہیں کر سکتے
- بَيِّنَة کے معنی روشن دلیل اور حجت قاطع کے ہیں۔ قرآن دو پہلوؤں سے بَيِّنَة ہے، ایک یہ کہ اس نے عربوں کے تمام عذرات کا خاتمہ کر دیا (جن کا ذکر یہاں گذشتہ اسباق میں آتا رہا)، دوسرے یہ کہ قرآن بجائے خود حجت و برہان ہے۔ اس کا کتاب الٰہی ہونا کسی خارجی دلیل کا محتاج نہیں ہے
- یہ ایک ایسا معجزہ ہے جس کے چیلنج کا اہل عرب کوئی جواب نہ دے سکے۔ اس کے علاوہ یہ تورات کی طرح صرف احکام وہ ہدایات کا مجموعہ ہی نہیں ہے بلکہ اپنے ہر دعوے اور ہر تعلیم کے دلائل و براہین بھی اپنے ساتھ لے کر نازل ہوا ہے اور وہ ایسے مضبوط و مستحکم اور ایسے عقلی و فطری ہیں کہ ان کے مقابل میں کٹ حجتی تو کی جا سکتی ہے لیکن ان کی تردید ممکن نہیں ہے
- رشد و ہدایت کا یہ مرقع، دلائل و براہین کے اس مجموعے، اور رحمت ایزدی کے اس اعلان کے بعد بھی اگر کوئی تکذیب کرتا ہے تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا؟
- قرآن کو جھٹلانا اور اس سے روگردانی کرنا بدترین ظلم ہے

آیات 151 - 154

رکوع 19

- دین کی اساسی باتوں پر مشتمل قوانین و ہدایات۔ اسلام کی معاشرتی تعلیمات کا بیان جن سے انسانی زندگی توحید کے نور سے منور ہوتی ہے۔ انسانی خاندان کو تقویت ملتی ہے۔ اجتماعی روابط مضبوط ہوتے ہیں اور ایک ایسا معاشرہ وجود میں آتا ہے جس میں حقوق کی ضمانت ہوتی ہے اور فرائض ادا کئے جاتے ہیں، یہ قرآن پر عمل کا راستہ ہے جو یہاں بتایا گیا ہے
- قرآن کے احکام عشرہ کا اجمالی طور پر ذکر 1- اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت و اطاعت میں کسی کو شریک ٹھہرانا، 2- والدین کے ساتھ اچھا برتاؤنہ کرنا، 3- فقر و افلاس کے خوف سے اولاد کو قتل کر دینا، 4- بے حیائی کے کام کرنا، 5- کسی کو ناحق قتل کرنا، 6- یتیم کا مال ناجائز طور پر کھا جانا، 7- ناپ تول میں کمی کرنا، 8- شہادت یا فیصلہ میں بے انصافی کرنا 9- اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا نہ کرنا، 10- اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے اختیار کرنا